مورثۃ المیت -

سہاگن مائی دختر اللہ دتہ زوجہ خدا بخش

دارالافتاء
فتوی نمبر ۵/۸۹
۲۱/۵/۳۹ھ
۲۰۱۸/۲/۷

شرعی وارثان

(۱) بیٹی اللہ وسائی

(2) بہنیں (چھ) ایک پہلے فوت شدہ پانچ زندہ حیات تھیں

جائیداد متوفیہ میں سے 1/2 حصہ بیٹی کے نام منتقل ہوا جبکہ بہنوں میں سے کسی کو بھی نہ ملا

اسکے علاوہ سہاگن کا سوتیلا (باپ شریک) بھائی شاہد جس کی والدہ کا نام حیات مائی تھا جو کہ سہاگن سے پہلے فوت ہو گیا تھا

شاہد کے وارثان جن میں صرف بیٹیوں نے بقیہ جائیداد اپنے نام کروالی

آیا جائیداد سہاگن کی سگی بیٹی اور سگی بہنوں کے علاوہ سوتیلے بھائی کو حصہ ملے گا یا نہیں جبکہ وہ سہاگن سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

مستفتی لائق یار
0333-6001762

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّياً

صورتِ مسئولہ میں مرحومہ سہاگن مائی کا باپ شریک بھائی زندہ بھی ہوتا تو اسے مرحومہ کی جائیداد میں سے شرعاً کوئی حصہ نہ ملتا کیونکہ حقیقی بہنوں کی موجودگی میں باپ شریک بھائی محروم ہوتا ہے، لہٰذا باپ شریک بھائی کے بیٹوں کا بقیہ جائیداد اپنے نام کرانا جائز نہیں، بلکہ ان پر لازم ہے کہ مرحومہ کی جائیداد فوراً شرعی ورثاء (حقیقی بہنوں) کے سپرد کردیں، ورنہ سخت گناہ گار ہوں گے۔

قال الله تعالي – [النساء : 29]:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

ترجمہ: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، اِلا یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے وجود میں آئی ہو (تو وہ جائز ہے)۔"

اور صحیح بخاری میں حضرت سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

عن سالم عن أبيه قال قال النبي ﷺ من أخذ شيئا من الأرض بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين(صحيح البخاري،رقم الحديث:3196)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی ناحق زمین لی تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔"

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

ألا لا تظلموا ألا لا تظلموا ألا لا تظلموا إنه لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه(مسند أحمد :34 / 299)

ترجمہ: "آگاہ رہو، تم ظلم نہ کرو (یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا) کسی کا مال اس کی خوشدلی کے بغیر حلال نہیں ہے"

وفي الفتاوى الهندية (6/ 451):

وعصبة مع غيره وهي كل أنثى تصير عصبة مع أنثى أخرى كالأخوات لأب وأم أو لأب يصرن عصبة مع البنات أو بنات الابن، هكذا في محيط السرخسي مثاله بنت وأخت لأبوين وأخ أو إخوة لأب فالنصف للبنت والنصف الثاني للأخت ولا شيء للإخوة؛ لأنها لما صارت عصبة نزلت منزلة الأخ لأبوين. **واللہ تعالیٰ خیر الوارثین**

الجواب صحیح

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۱/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۹ھ

۰۸/فروری/۲۰۱۸ء

محمد عبدالجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۱/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۹ھ